بلکہ جو محض ایک آئیڈیالوجی کے لیے حاصل کیا گیا ہو اور ایک عقیدہ پر اس کی بقا اور فلاح کا دارومدار ہو، اس میں اس بات کی اشد ضرورت ہے کہ اس ملک کے اساسی تصور کو ہمیشہ اُجاگر کیا جاتا رہے اور اہلِ ملک کی اس کے ساتھ وابستگی ہر لمحہ بڑھتی چلی جاتے۔ کیونکہ یہی تصور اس ملک اور اس کے رہنے والوں کی قوت و طاقت کا اصل سرچشمہ ہے، اسی سے ملک کے مائل بہ انتشار اجزاء کو جوڑ کر بنیانِ مرصوص بنایا جا سکتا ہے، اسی سے لوگوں کے اندر زندگی کی لگن اور تڑپ پیدا ہوتی ہے، اسی کی محبت میں سرشار ہو کر وہ اپنی قوتوں اور صلاحیتوں کو ایک راہ پر لگانے کے لیے تیار ہوتے ہیں۔ اس بنا پر یہ انتہائی ضروری ہے کہ لوگوں کو اس اساسی تصور کے متعلق ہر لمحہ فکری غذا مہیا کی جاتی رہے۔ جہاں تک ہمیں معلوم ہے اس ملک میں بہت کم پرچے ایسے ہیں جو اس فرض کو کما حقہٗ سرانجام دے رہے ہوں۔ روشنی کے ان متعدد میناروں میں "چراغِ راہ" ایک منفرد حیثیت رکھتا تھا۔ اس پرچے کے حوصلہ مند اور ایثار پیشہ کارکنوں نے مخالفتوں کے طوفانوں میں جس بے جگری کے ساتھ اس "لو" کی حفاظت اور پاسبانی کی ہے وہ تاریخِ صحافت میں ایک درخشاں مثال ہے۔ وہ معاشرہ جس میں تاریکیاں اور ظلمتیں اپنے پر برق رفتاری کے ساتھ پھیلا رہی ہوں اُس میں "چراغِ راہ" کا بجھ جانا ایک سانحہ نہیں تو اور کیا ہے؟

اسلام کی اس "تجربہ گاہ" میں آرٹ اور ادب کے نام پر جس قسم کی ناپاک کوششیں کی جا رہی ہیں وہ کسی صاحبِ نظر سے پوشیدہ نہیں۔ وہ معاشرہ جسے اسلامی اقدار کے سانچے میں ڈھالنا مقصود تھا اس کی نوخیز نسلوں میں فحش اور گندے لٹریچر کے اثرات حیرت انگیز تیزی کے ساتھ سرایت کرتے جا رہے ہیں۔ اس سے اس ملک میں اخلاقی انارکی کا جو خوفناک طوفان اٹھ رہا ہے وہ ایک بڑی ہی عبرتناک داستان ہے

اور ہر اس فرد کے لیے وجہ اضطراب ہے جو اس ملت اور ملک کے ساتھ کچھ بھی خیر خواہی کے جذبات رکھتا ہو۔ ان حالات میں یہاں اربابِ اقتدار کا یہ اولین فرض ہے کہ وہ اس اخلاقی انحطاط کو روکنے کے لیے اپنے اختیارات استعمال کریں کیونکہ اللہ تعالیٰ کی یہ سنت ہے کہ چڑیوں کے غول سے کعبہ کی حفاظت کرانے کا انتظام تو کر دیتا ہے مگر کسی اخلاق باختہ قوم کو اپنے دین کی خدمت کا کام سپرد نہیں کرتا اور یہی نہیں بلکہ وہ کسی ایسے گروہ کو دنیا میں ایک مدتِ دراز تک جینے بھی نہیں دیتا جو بظاہر تو اسلام کا دم بھرنے والا ہو، مگر اسلام کی سب سے قیمتی متاع یعنی اخلاق سے اپنے آپ کو محروم کرلے ہم حکومت کی خیر خواہی اسی میں سمجھتے ہیں کہ اُسے اس کے فرائض یاد دلائیں اور بار بار اُسے اُن خطرات سے آگاہ کریں جو ملک میں غیر اسلامی عناصر کی وجہ سے بڑھتے جارہے ہیں۔ سیاسی اختلاف اپنی جگہ سہی مگر اُسے ان اختلافات کی وجہ سے یہ تو نہ کرنا چاہیے کہ اُن لوگوں سے تو درگزر کیا جاتے جو اس ملک کی بنیادوں میں خوفناک سرنگیں بچھارہے ہوں اور ان لوگوں کی راہ میں مشکلات پیدا کی جائیں جو ان بنیادوں کی حفاظت کر رہے ہوں۔